صاحبِ نصاب لوگ پائے جاتے ہوں تو سب پر علیحدہ علیحدہ قربانی واجب ہے، اور ایسی صورت میں از روئے شرع ایک ہی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔ ''رد المحتار'' میں ہے:

''وشرائطها الإسلام والإقامة و اليسار الذي يتعلق به وجوب (صدقة الفطر) ... (لا الذكورة، فتجب على الأنثى) . قال في الرد (قولهٗ:و شرائطها) أي شرائط وجوبها، ولم يذكر الحرية ... ولا العقل والبلوغ لما فيهما من الخلاف ... (قوله: واليسار) بأن ملك مائتي درهم أو عرضا يساو يها غير مسكنه وثياب اللبس أو متاع يحتاجه إلى أن يذبح الأضحية ولو لهٗ عقار يستغلهٗ، فقيل: تلزم لو قيمته نصابا ..... فمتى فضل نصاب تلزمه ولو العقار وقفا، فإن وجب له في أيامها نصاب تلزم وصاحب الثياب الأربعة لو ساوى الرابع نصابا غنى وثلاثة فلا، والمرأة موسرة بالمعجل لو الزوج مليا وبالمؤجل لا .'' (رد المحتار:٣١٢-٦، فتاویٰ هندية: ٥ -٢٩٢، البحر:٨ -١٧٤)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:8284/1436 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

قربانی کے لیے گائے وقف کرنا

سوال

بعض لوگ بقرہ عید میں گائے مدرسے کو وقف کرتے ہیں، ساتھ میں قربانی کی نیت بھی کرتے ہیں، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا اس کی قربانی درست ہو جائے گی؟ یا صرف وقف کرنا درست ہوگا یا قربانی؟ براہِ کرم رہنمائی کریں۔

جواب

واضح رہے کہ وقف اشیاء غیر منقولہ کا جیسے زمین، گھر، دکان وغیرہ کا وقف کرنا جائز ہے، اسی طرح وہ اشیاء جو ان اشیاء منقولہ کے تابع ہیں، جیسے زمین کے آلات وغیرہ، ان کا وقف بھی جائز ہے۔ اور اشیاء منقولہ میں سے گھوڑے اور جنگی ہتھیار کا وقف کرنا بھی جائز ہے۔ ان کے علاوہ جن اشیاء منقولہ کے وقف کا عرف ہو اُن کا وقف کرنا بھی جائز ہے، اور جن اشیاء منقولہ کا عرف نہیں، جیسے حیوان، کپڑے وغیرہ ان کا وقف کرنا جائز نہیں، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر کسی شخص نے جانور مدرسہ کے لیے وقف کیا تو اس کا وقف کرنا درست نہیں ہوگا، کیونکہ جانور کے وقف کا ہمارے ہاں عرف اور تعامل نہیں، جانور واقف کی ملکیت رہے گا۔ قربانی کا حکم یہ ہے کہ قربانی کرنے والا شخص مدرسے والوں کو وکیل بنائے کہ یہ جانور میری طرف سے ذبح کرو اور اس کا گوشت طلباء کو کھلاؤ تو اس صورت میں قربانی کی نیت کرنے سے قربانی ہو جائے گی اور گوشت طلباء کے لیے صدقہ ہوگا۔

ملاحظہ: اس مقصد کے واضح یا پیش نظر ہونے کے بعد اگر ایسی قربانی کو وقف قربانی کہا جائے تو یہ محض لفظی تسامح شمار ہوگا، ایسی وقف قربانی جائز ہوگی۔

''فتاویٰ ہندیہ'' (ج:۲، ص:۳۶۱، کتاب الوقف، طبع: ماجدیۃ) میں ہے:

''رجل وقف بقرة على أن ما يخرج من لبنها وسمنها وشيرازها يعطى أبناء السبيل إن كان ذلك في موضع تعارفوا ذلك جاز كما يجوز ماء السقاية، كذا في الظهيرية.''

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''وقف كل (منقول) قصدا (فيه تعامل) للناس (كفأس وقدوم). (قوله: كل منقول قصدا) إما تبعا للعقار فهو جائز بلاخلاف عندهما كما مر لا خلاف في صحة وقف السلاح والكراع أي الخيل للآثار المشهورة، والخلاف فيما سوى ذلك، فعند أبي يوسف لا يجوز وعند محمد يجوز ما فيه تعامل من المنقولات واختارهٔ أكثر فقهاء الأمصار كما في الهداية وهو الصحيح كما في الإسعاف، وهو قول أكثر المشايخ كما في الظهيرية؛ لأن القياس قد يترك بالتعامل.'' (ج:٤، ص: ٣٦٣، طبع: ایچ ایم سعید)

ملاحظہ: قربانی کی نیت سے جانور وقف کرنے کا مطلب گوشت کو صدقہ کرنا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

فتویٰ نمبر: 6279/1441 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

مارخور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

سوال

کیا مارخور کی قربانی جائز ہے؟

جواب

پالتو حلال جانور سے قربانی کرنا جائز ہے، جنگلی جانور سے قربانی کرنا جائز نہیں، مارخور جنگلی جانور ہے، اس لیے اس سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''وإن ضحى بظبية وحشية أنست أو ببقرة وحشية أنست لم تجز.''

(الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب: ٩٧/ ٥، ط: رشيدية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 3288/1441 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....